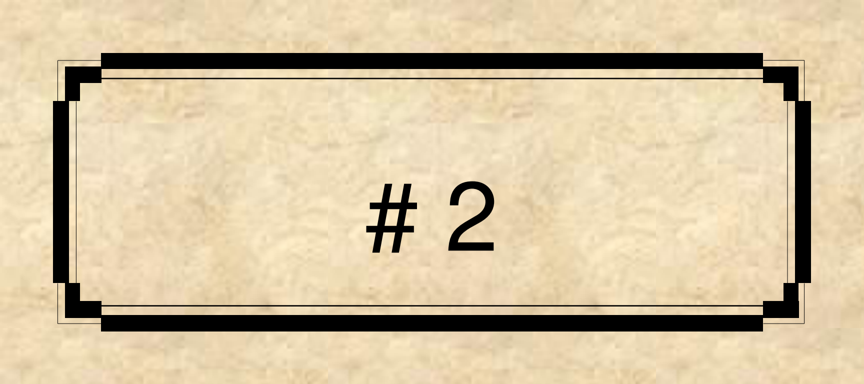

2

2:سورۃ البقرہ

ترتیبِ تلاوت	نام سورہ	مکی / مدنی	رکوع نمبر	آیات شمار	پارہ شمار	نام پارہ
2	سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ	مدنی	40	286	1تا 3	الٓمّٓ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

★ سورۃ بقرہ، 286 آیات پر مشتمل قرآن کی سب سے بڑی سورت ہے۔ اس کا بیشتر حصہ ہجرت مدینہ کے بعد ابتدائی دور میں نازل ہوا۔ ہجرت سے پہلے مکہ میں اسلام کی دعوت کے لئے خطاب بیشتر مشرکین مکہ سے تھا۔ لیکن مدینہ میں بہت بڑی آبادی یہودیوں پر مشتمل تھی جو توحید، رسالت، آخرت، وحی اور فرشتوں کے قائل تھے۔ سو اس سورت کا ایک بڑا حصہ اہل یہود سے خطاب پر مشتمل ہے۔ یہود سے اس خطاب میں ان کے ان خیالات کی تردید کی گئی ہے جس کے سبب وہ اپنے آپ کو امامت و سیادت کا پیدائشی حقدار سمجھتے تھے اور کسی ایسے نبی پر ایمان لانا اپنی توہین سمجھتے تھے جو ان کے خاندان سے باہر عربوں میں پیدا ہوا ہو۔

★ اس سورت کے مضامین کو تمہید کے علاوہ چار حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے جن کی تفصیل یہ ہے:-

★ [آیات نمبر 1 تا 39] اس تمہیدی حصہ میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ کون لوگ اس پر ایمان لائیں گے اور اس سے ہدایت حاصل کر سکیں گے۔ اسی حصہ میں آدم اور ابلیس کا قصہ بیان کیا گیا ہے جو اس بات کا آئینہ دار ہے کہ جس طرح ابلیس نے اپنے آپ کو نسلی طور سے برتر سمجھتے ہوئے آدم کو سجدہ سے انکار کیا تھا، اسی طرح

یہودی اپنے آپ کو نسلی طور سے برتر سمجھتے ہوئے محمد رسول اللہ ﷺ پر ایمان لانے سے انکار کر رہے ہیں۔ لیکن جس طرح ابلیس اللہ کے غضب کا حقدار ٹھہرا تھا اسی طرح بالآخر اہل یہود بھی اللہ کے نافرمان قرار دیئے جائیں گے۔

★ [آیات نمبر 40 تا 121] اس حصہ میں یہود کو دعوت دی گئی ہے کہ اس نبی پر ایمان لے آئیں جس کی بعثت کے بارے میں خود ان کی کتابوں میں پیشین گوئیاں موجود تھیں

★ [آیات نمبر 122 تا 162] اس حصہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سرگزشت کا وہ حصہ بیان کیا گیا ہے جب خانہ کعبہ کی تعمیر کے دوران انہوں نے اپنی نسل میں ایک ایسے نبی کی بعثت کے لئے دعا کی تھی جس کی خصوصیات صرف محمد رسول اللہ ﷺ پر پوری اترتی ہیں،

★ [آیات نمبر 163 تا 242] ہجرت کے بعد مدینہ میں ایک اسلامی حکومت قائم ہو چکی تھی۔ اس حوالہ سے شریعت کے احکام بیان کئے گئے ہیں۔ ان احکام میں توحید، نماز زکوٰۃ، قصاص اور دیت، وصیت، روزہ، نکاح، طلاق وغیرہ شامل ہیں۔

★ [آیات نمبر 243 تا 286] اس حصہ میں مسلمانوں کو اپنا قبلہ جو کہ ابھی تک کفار کے قبضہ میں تھا، آزاد کرانے کے لئے جہاد کی ترغیب دی گئی ہے۔ بنی اسرائیل نے اپنا قبلہ آزاد کرانے کے لئے جو جنگ لڑی تھی اس کا حوالہ دیا گیا ہے۔

الٓمّٓ ۚ﴿۱﴾ الف لام میم (حقیقی معنیٰ اللہ اور رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم ہی بہتر جانتے ہیں)

سورۃ فاتحہ میں انسان کی طرف سے سیدھا راستہ دکھانے کی دعا کی گئی تھی، اب سورۃ بقرہ کی آیات نمبر 2 تا 5 میں اس دعا کا جواب ہے کہ یہ قرآن ایسی کتاب ہے جو دنیا کے تمام انسانوں کو سیدھا راستہ دکھانے کے لئے نازل کی گئی ہے، لیکن اس سے فائدہ وہی لوگ اٹھائیں گے جو اس پر ایمان لائیں گے اور اس کے احکام پر عمل کریں گے۔ سب سے پہلی اور ضروری شرط ایمان بالغیب ہے (اللہ، اس کے فرشتوں، تمام رسولوں، وحی، کتابوں وغیرہ پر ایمان) کہ ایمان کے بغیر دنیا کی نعمتیں تو حاصل ہو سکتی ہیں لیکن آخرت کے حوالہ سے نہ کوئی عمل مقبول ہے اور نہ ہدایت ممکن ہے۔ مومنین کی چھ خصوصیات کا ذکر۔

ذٰلِكَ الۡكِتٰبُ لَا رَيۡبَ ۛۚ فِيۡهِ ۛۚ هُدًى لِّلۡمُتَّقِيۡنَ ۙ﴿۲﴾ یہ "الکتاب" ہے اس میں کچھ شک نہیں، یہ اللہ سے ڈرنے والوں کی رہنمائی کرتی ہے بلا شبہ یہ اللہ کی طرف سے بھیجی ہوئی کتاب ہے، یہ وہی کتاب ہے جس کا وعدہ تورات اور انجیل میں کیا گیا تھا اور مزید یہ کہ اس کے مضامین شک وشبہ سے بالاتر ہیں۔ الَّذِيۡنَ يُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡغَيۡبِ وَ يُقِيۡمُوۡنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقۡنٰهُمۡ يُنۡفِقُوۡنَ ۙ﴿۳﴾ یہ اللہ سے ڈرنے والے وہ لوگ ہیں جو غیب پر ایمان لاتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں عطا کیا ہے، اس میں سے اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ہدایت حاصل کرنے کے لئے اولین شرط اللہ پر مکمل ایمان ہے۔ مال ودولت سمیت تمام رزق اللہ ہی کا عطا کردہ ہے اور یہ انسان کی آزمائش کے لئے ہے۔ البتہ ہر انسان کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ اس مال کو خواہ اس دنیا کی چند روزہ زندگی کی

آسائشیں حاصل کرنے کے لئے صرف کر دے یا اللہ کی راہ میں خرچ کر کے جنت کی دائمی نعمتیں حاصل کرلے، کہ یہی اس کا امتحان ہے وَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَ مَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ؕ﴿۴﴾ اور یہ لوگ جو کچھ آپ پر نازل کیا گیا اور جو آپ سے پہلے نازل کیا گیا سب پر ایمان رکھتے ہیں، اور آخرت پر بھی پختہ یقین رکھتے ہیں کہ ہر لمحہ دل میں یہ خوف رہے کہ ہر انسان کی طرح ایک دن مجھے بھی اللہ کے سامنے پیش ہونا ہے جہاں میری بقایا زندگی کی مستقل رہائش گاہ کے بارے میں فیصلہ ہو گا، نعمتوں سے بھری جنت یا جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۗ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۵﴾ یہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ حقیقی کامیابی پانے والے ہیں۔ ان خصوصیات میں سے چار کا تعلق ایمان ویقین سے ہے جبکہ دو کا تعلق اعمال سے ہے۔ ایمان لاتے ہی عملی زندگی میں نماز اور انفاق فی سبیل اللہ ضروری قرار پائے۔ حج اور روزہ کا یہاں ذکر نہیں ہے کیونکہ وہ اپنے وقت پر آئیں گے لیکن یہ دو چیزیں فوراً ضروری قرار دے دی گئیں۔ انفاق فی سبیل اللہ میں زکوۃ اور صدقات دونوں شامل ہیں۔ اگرچہ زکوۃ بھی ایک سال کے بعد اور وہ بھی ایک مقرر نصاب کی موجودگی میں لازم ہے لیکن صدقات کی مد میں ہر وقت مال خرچ کیا جا سکتا ہے۔ یہ ایک مستقل عبادت اور اللہ کے نزدیک انتہائی پسندیدہ عمل ہے۔

